اپنی جانب

جا بھلا کر ترا بھلا ہوگا اور درویش کی صدا کیا ہے

حضرت اکبر آنجہانی روشنی کی تعلیم سے مسلمانوں کی مسلمانی اور خطاب خط نفسانی و کتاب لیں ہو گئی۔ یہ کہتے باہر نہیں تو اندر ضرور ہے۔ تمام کے مسلمان جوان اصلاح کو نہیں بیٹھنے والے باتھ میں لئے خط نفس ضائع ہیں اسلئے کہ گھس لگانے کو [illegible] اور [illegible] پیسہ پاس نہیں۔ کریں تو کیا کریں۔ دل ہی دل خط نفس کے عشق کو جی مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ اردو ہندی میں شدہ بدھ ہوئی اور نوکر ہو گئے۔ اب بی اے کی ڈگری والے جو چندہ بیس برس تک کتاب کے کیڑے بنے موقع آپ کی اپنی لکڑ دیا انہیں چوستے رہتے۔ وہ در بدر سکی پر پڑ رہے ہیں ہر سال اور کوئی تعلقی سے یہی بات نہیں پوچھتا۔ ڈر وہ مصیبت بھٹ ہی کے ٹوٹے بیٹے ہیں اور جو لوگ ایف۔ بی کے وضع جتلا کر نہیں جانتے ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ سوٹ بوٹ ڈانٹ ایک پیسہ کے فیتی والے سگرٹ کا دود پھیلے والے اسلامی کا بخشی پاکستان میں دل ایک سگرٹ سلگا سنہ میں ہند کی دم نکل بھی اجنبی کا سا دھواں اڑاتے ہوئے خاصے جنٹل مین کے کا بنے پھرتے ہیں اور بعد یہ کہ ایک ٹکے کی عینک بھی کو ڈھکنے کی طرح آنکھوں پر چڑھا کے گھر سے گرد نوکری کی تلاش میں چکر کاٹتے پھرتے ہیں۔ الحاد کی دماغ میں دو برا بھی سمایا کہ مذہب کو بالائے طاق رکھا تھا تو رکھا تھا اللہ میاں ہی کی موجودگی سے انکار کر بیٹھے۔ ان کندہ ناتراشوں کو سائیسی میں بھی کوئی نہیں رکھ سکتے نہ رکھیں۔ باورچی کی تنخواہ کے برابر بھی کہیں تنخواہ نہیں مل سکتی خدا کا رزق کا رونا ہی فنقاکی بیٹ اور گدھے کے سینگ کے برابر بھی نہ ہوا تو اس جنٹل مینی کی دھن میں دل میں ترنگ پھوٹی۔ سوٹ بوٹ کی رکھ رکھاؤ سے ٹھوکر کرنا چاہیے پکڑ بوٹ میں پاؤں اور سوٹ میں ہاتھ پھنسا رہا تھا۔ عینک کا شوق چرایا۔ اس میں بھی جنٹلمینی کی انگوٹھی با تھ سے چھوٹی ان بے علم نذہبوں سے سادات پیچ کا جتانا کے ایسے بچوں کے فتنہ کے ایسے اسباب واسطے چندوں کی تجاویز کر کے ایک رات آنکھوں کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کو دکھائی خوب بنا کر دیں تم جانتے ہو بچپنے کی چال چلتی میں مسلمانی [illegible] نہیں [illegible] آدھا تو ہی مرا کر ابھی کا مرتبہ [illegible] ان کے کمبل میں [illegible] نکال سے بے عمل [illegible] برسے مال [illegible] کرتے ہیں۔

آجکل اس محرم میں ایسے مہذب تعزیہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ کچھ جنے اور سبیل کی آہستہ مانگ تانگ کے [illegible] پیالے ہیں ان کو اس ناگفتہ بہ فعل پر لعنت بلکہ یزید کوئی نہ سمجھے تو اور کیا سمجھے کہ ہم دئے جاؤ کر رہا ہیں۔

نظیر بے نظیر

پہلے پہل کسب کی والی کسبیوں نے اپنی لڑکیوں کے نام بسم اللہ خورشید۔ امیر جان نظیر جان وغیرہ رکھے تھے۔ پچھلے انہوں نے اپنی بچیوں کے یہ نام رکھنے چھوڑ اس لئے کہ ان ناموں کی اکثر بچیاں مادر پدر آزاد ہو جاتی اور گھر سے نکل کھڑی ہوتی تھیں۔ مگر اب خاندانی ڈیرہ دار نائکاؤں نے بھی اپنی نوچیوں کے یہ نام رکھنے چھوڑ دیئے کہ ان ناموں کی نامی رنڈیاں بنی جا توں پر پھیل جاتی ہیں۔ نظیر جان تو ان کو کچھ ایسا منحوس ثابت ہوا کہ تو بہ ہی بھلی ہے۔ ملکہ نظیر اب کسی بے نظیر رنڈی کا نام نظیر سننے میں نہیں آتا حضور اس وقت سے کہ وہ طبلے اس نام کی دتی میں اور ایک دو جا نذیں شہید ہوئیں دلی والیاں تو بچے دستگیر بیبائی اور بابو کی دست کشی سے اور وہ جانے والی اپنے سر پر ستی کی چوٹی کھینچ محبت سے جان پر کھیل گئیں۔ غرض ان دونوں تینوں نظیر رنڈیوں کی بے نظیر نظیر نے تمام شہر کی نائکاؤں کی تختہ بند کر دیئے کہ وہ اب کسی نوچی کا منہ بھر کے یہ منحوس نام نہیں رکھ سکتیں اگر بالفرض والتقدیر کسی انجان بھولی کھائی نے کسی لڑکی کا جیتے کے واسطے نام رکھ بھی دیا تو اس کے نام دھرتے کا ہی سفر دائیوں سے کوس پیٹ کے سفر آخرت کا دیا جیتی جٹی ہوئی پھر نہ وہ رہی نہ وہ اب اس نام کی رنڈی چاوڑی بازار کے کوٹھے پر جھنجھ کھائی کبوتری کی طرح سینہ ابھارے بیٹھی ہوئی نظر ہی نہیں آتی۔ شاید کسی زمین دوز کا یک تما کوٹھڑی میں بند ہو تو ہو۔

کی فرشتوں کی راہ ڈھول نہ، جو گنہ کیجے ثواب ہے آج

حضرت امام مظلوم علیہ السلام کی عجیب حرمت کے ایام ہوتے ہیں سند بر عنوان شعرا ہو دو اگر کوئی مہندی دولہا کی رات کا سوانگ کھینچ رہا ہو تو بعض جہلا ان دونوں کا حرام کہنا تو کھانا حرام کرنا ہی صلاح سمجھتے ہیں کہ وہ دولہن تم حسین تو ٹوٹے دیکھتے شہری دیہاتی تماشبین ہوں نائیوں کا بلکا پھلکا کرتا ہوں کار دو گولی جو بن لوٹنے کھڑے ہو جاتے ہیں کوئی آنکھوں سے کوئی ہاتھوں سے ہیرا پھیری میں سیر کر جو جیلوں میں مقفل ٹوٹے نظر ہو گیا اپنی حیانی کر کے گوٹے میں [illegible] کی حیائی رستے کا ہم [illegible] کوئی تدبیر

یاران ہم قالب

اف رے سردی

یارو اس سردی کو نہ پوچھو خدا کا قہر ہے عذاب ہے کیسی آفت سے مقابلہ ہے یا مصیبت سے سامنا کہ جس نے پریشانی کی جڑیں دو دھڑا بٹ کے رکھ دئے ہیں تک اکھاڑ دئے گھر سے باہر قدم نکالنا کسی ضروری اور غیر ضروری کام کاج کے لئے کہیں آنا جانا دوبھر ہو گیا ہے۔ پانی کو تو ہاتھ لگتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اگر پانی بدن سے چھو گیا تو اور بھی غضب ہو جاتا ہے۔ اور چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا ہے [illegible]۔ اور وہ لالی کی کرن کیسی۔ لحاف اور گدڑی تو اسے چین اور آرام نہیں کشمیری چادریں اور دوشالے سب گرد ہیں۔ کابلی کمل اور روئی کے سب ہیچ در ہیچ لوگ کہتے ہیں کہ سردی یا تو روئی سے جاتی ہے یا دوئی سے مگر یہ خیال بھی غلط کیونکہ یہاں دونوں سامان یکجا [illegible] سے دانت کا بجنا نہیں رکتا آدمی کو کون کہے جانوروں تک پر سردی کا یہ اثر ہے کہ درختوں سے گر گر پڑتے ہیں۔ غرضکہ جو سامان سردی سے بچاؤ کے کر لیجئے مگر سردی ہے کہ ساتھ نہیں چھوڑتی گرچہ ایک کسر باقی ہے [illegible] ابھی شروع ہوا ہے [illegible] البتہ ابھی گلے میں نہیں پڑی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ ابھی کی سردی کو زعفرانی رنگت چہروں پر نہیں آیا ہے اور کشمیری آب ہوا کا اثر ہندوستان پر بھی بہت زیادہ نہیں ہوا ہے تاہم اگر یہی لیل و نہار رہے تو یہ بھی کر دکھائے گا۔

موجودہ سردی کو دیکھتے ہوئے بعض فلسفیوں کا خیال اسی جانب گیا ہے کہ کرہ زمہریر اوپر سے نیچے کی جانب کچھ نہ کچھ ضرور جھک آیا ہے نہیں تو ہندوستان بھی اوٹ پٹانگ۔ اسے تو اوٹکمنڈ یا منصوری بنگیا ہے دیکھئے نہ آفتاب کا چہرہ ہر وقت نقاب پڑا رہتا ہے اور وہ آفتاب پرست جو روزانہ صبح کو اپنے خیالی معبود کی پرستش کیا کرتے تھے اس کے جلوہ سے محروم ہو گئے۔

غضب ہے کہ صبح شام دوپہر بلا قید وقت وہ وہی کیا کرتا ہے اور مزہ یہ ہے کہ [illegible] نہیں دکھلاتے [illegible] اچھا خاصا [illegible] دنیا تنگ کر رہا ہے آدمی اور چیز کا کیا ذکر قریب [illegible] بڑے بڑے درخت اور مکان تک نہیں دکھائی دیتے ہیں

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

جو کچھ نفع مزارعین کو اس پانی سے پہونچا ہے [illegible] برباد [illegible]

راقم ایک دنیا کا بندہ۔ قم حضرت [illegible] اقبال از فتح پور

چٹپٹے نوٹس

لالہ پچھو مل [illegible] بڑے خوش قسمت۔ ضرورت کے وقت انہوں نے دعا کی اور [illegible] ہوا [illegible] سال ہی [illegible] آپ کو ایک شادی کرنی تھی۔ دعا کی [illegible] چنانچہ قبول ہوئی۔ ایک کے دو کئے اب بڑے دھوم دھام سے شادی رچائی ہے لالہ صاحب کی بن آئی ہے۔

مسز روز۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے شوہر کو گرجا گھر میں سونے کی عادت تھی لیکن اب انہوں نے چھوڑ دی۔

مسٹر وائٹ۔ وہ کس طرح۔

مسز روز۔ اب انہوں نے گرجا گھر جانا ہی چھوڑ دیا۔ (منقول)

ایک جلسہ میں تہذیب کا ذکر ہو رہا تھا انگریزی اور ہندوستانی دونوں قوموں کے لوگ موجود تھے۔ ایک انگریز بولا کہ دنیا میں مہذب ترین قوم انگریز ہے۔ ہندوستانی [illegible] نے کہا یہ بھی کوئی تہذیب ہے کہ [illegible] بجائے پاجامہ میں [illegible] کھڑے ہو کر [illegible] کھڑے ہو کر پیشاب کریں پانی کے ہوتے ساتھ کاغذ استعمال کریں [illegible]

سنئے۔ ۲۹۔ اکتوبر کا دن منحوس ہے اس تاریخ کو تقسیم بنگال ہوئی تھی جس کا ماتم بنگ بنگالی کر رہے ہیں اور اسی دن نواب محسن الملک چل بسے جن کا ماتم مسلمان بیٹھے ہی کرتے رہیں گے۔

[illegible] تو [illegible] بیکار [illegible]

حضرت سردی کا موسم ہے۔ جاڑے کے مارے ہر چیز سکڑی ہے ادھر دیکھئے [illegible] سکڑ رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے [illegible]

[illegible] سکڑ رہا ہے۔ [illegible] گرم ہے [illegible]

[illegible]

وقت سکڑ رہا ہے۔ دو چار کام کئے اور دن ختم معلوم بھی نہیں ہوتا۔

اخبارات سکڑ رہے ہیں۔ [illegible]

[illegible] سکڑ رہی ہے [illegible] مرزا عبد الغفار بیگ صاحب [illegible]

شرطیہ پر تشریف لائے۔ لیکن بندہ کے قدم کے نشان تک نہ پا سکے۔ تو وہ کیا؟ اید دست شیر سے تو این کرکٹ کلب کے کپتان۔ ہر اتوار کو میچ ہوتا ہے با عزو شان اخبار میں شکر جب ہیں۔ اور ضروری مضامین بادرہ مختلفہ بندہ اودیو پین جورٹ ملاحظہ فرمائیے

بندہ دیس

اگر پنجاب کا علم فضل و مجربہ نادر نگاروں کے سکھ دیا و کو نسی اور کھی۔ عجیب۔ نئی بے کینڈ کی بات ہو گئی کیا کیجیے؟

حال ہی میں بندہ درگاہ اپنے ایک دوست سے ملنے گئے۔ جھٹ پٹا سا ہو گیا تھا حضرت ایک دیا سلائی نکال چراغ جلانے لگے وہ بجھ گئی تو پھر دوسری نکالی آپ نے پانچ منٹ کا وقفہ کیا۔ دریافت کیا گیا کہ جب مجلس میں بیشمار دیا سلائیاں اٹا اٹ بھری ہوئی ہیں تو کیا دیر ہو رہا ہے۔ جھٹ پٹ دوسری دیا سلائی کھینچئے اور چراغ جلائیے۔ کہنے لگے کہ میں کوئی کام فضول بے اصول نہیں کرتا دیکھئے اگر دیا سلائی چراغ جلانے سے پہلے بجھ گئی تو یہ نقصان ہی ہوا۔ البتہ میں ذرا ٹھیر جاؤں کہ دیا سلائی کی قیمت کی کسر دو منٹ کے تیل کی بچت سے نکالوں اگرچہ چراغ فوراً جلا دیتا تو میرا یہ کام فضول خرچی میں داخل ہوتا۔ کیا خوب۔ جناب اس جواب باصواب پر حیران ہو گئے جیسے سنا۔ وہ مبتنی کے تار سے اوٹن کو زیر کیا۔

الراقم مسٹر اے۔ آر۔ ازیڈمن کلب میرٹھ

غزل

پھر تصور میں بنے کل جو فلک سے آگے
تکتا رہ گیا اور میں کوٹ ۔ کا ر
مستغنی نہ ہونا نہیں گر مجھ کو چڑھانا
گر جا بیٹھے جو خبر تو دے حضرت ناصح
عالم میں فن عشق کا استاد ہوں مشہور
یہ دنیا میں ہے کوئی شے کا گھر ویرانا
ایفا نہیں کرتے کبھی کو وصل کا وعدہ
مشتق ہیں مرے حضرت اسمٰعیل سے جو گی
استاد فن شعر کے جو لوگ ہیں مشہور

ہے آج چلو پھر سے کہ پھول بھی گل ہو گئے
دکھلوں ہی پھر کرتے ہیں بیروں پی گئے
تو خیر کر بوا سے وہ یوں کیوں مر گئے
لا کر کے رکھو بادۂ گلگوں ہے آگے
اک طفل دبستاں تھا وہ مجنوں سے آگے
اور گنبد گل گنبد گردوں سے آگے
پر خوف سے کر دیتے ہیں ہاں میں آگے
چلنے کا نہیں ہے کوئی افسوں سے آگے
کرتے ہیں وہ آں شرم سے قانون سے آگے

(رتن لال۔ مراد آبادی از خورداں)

(بقیہ صفحہ گزشتہ)

کمی جیسا ہو بارش کی تو کمبوٹنے تھا تو وہ تو اپنی کشت پر جیسا ہما نہیں جنم لیا کم

عرضی بحضور ریڈر لیڈران و مدبران و مالکان اخبارات

پیش کش خدمت جناب ایڈیٹر صاحب

غریب پرور سلامت

جناب عالی۔ گزارش ہے کہ یہ جو کاروبار رفاہ مفلسی ملک کیلئے خرید و فروخت غیر ملک کی اشیاء کی امداد کرنے کیواسطے لکھا ہے وہ بیشمار کر کے کاغذ کا پارچہ اور اشیاء ضروری کیواسطے جمع کیا گیا ہے اور اسکی تیاری بڑی عقل اور ہوشیاری سے ہو رہی ہے یکدم سے بند کر دیجائے۔

خرید بند کی جاوے۔ سب سے پہلے باہر کے قحط اور گرانی کے مد نظر کی جاسکے یاد رہے پہلے سب کام کے بھوک کا انتظام کیا جاوے کیونکہ بعد سیر شکمی کے پوچھا لکھنا۔ پہننا۔ اوڑھنا بچھونا۔ پھیپھڑے کوٹ۔ مسہری۔ پلنگ بچھاونا۔ توشک۔ لحاف کھاٹ۔ ٹاٹ۔ چٹائی۔ چراغدان۔ کرسی۔ میز۔ لیمپ ہر قسم۔ بنیان۔ چھتری دیا سلائی۔ برتن۔ سگریٹ۔ گھنٹہ۔ کوٹ۔ واسکٹ۔ بوٹ۔ موزہ۔ سفیری ٹوپی۔ چھلا۔ جین۔ وہیں۔ وسکی۔ برانڈی۔ انڈا۔ مرغی۔ جمبر۔ چھیر۔ بکری۔ ہانڈی فانوس۔ رائٹر بکس۔ کیش بکس۔ بیگ۔ منی بیگ۔ سوڈا واٹر۔ لیمنیڈ۔ برف۔ مربہ۔ مٹھائی۔ سوئی۔ تاگہ غرض دنیا بھر کی چیزیں درکار ہوتی ہیں۔ برخلاف اسکے یہ ہی اشیاء وقت بھوک جیسے بھوک میں اشیاء بالا تو کیا اپنی پیاری دلدار اور انسانی نسل کو ایک وقت کا کھانا نہ ملنے پر ہمیشہ کی جدائی کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی گزر کر نہیں لخت جگر کو بھیا بھون کر پیٹ کی بھوک کی آگ کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ بالآخر خود حلقہ غلامی پہننا قبول کرتے ہیں پیارے۔ پر لیڈر ملکی بہبودی کی یہ حالت خدانخواستہ آپ لوگوں کی نہیں۔ بلکہ اس وقت میں آپ سے بھی متمول ایسا مال خریدے کر تیار ہو کر غلہ کا ذخیرہ جو پہلے سے آئندہ سالوں کے لئے جمع کر رکھتے ہیں یا صندوق کا تحفہ ٹھیکہ خرید لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں آپ ہی لوگوں کی بن آتی ہے۔ روپیہ کا مال دمڑی کو ہاتھ لگتا سودا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ضرورت لگی کہ پہلے بغیر قحط گرانی کا فرض ہے۔ اسکو اسی فائدہ اٹھانے کی غرض سے انتظام نہیں کرتے۔ بلکہ جیسا کہ تھیلہ دار تیر کی دعا مانگتے ہیں کہ قحط گرانی پڑی تو مزدوری میں کفایت ہو یا غلہ دیسے ہمیشہ آنکھ آسمان سے لگائے رہتے ہیں کہ کہیں ابر تو نہیں۔ بجلی تو نہیں چمکی۔ دولتمند بھی اسی خیال میں ڈوبے رہتے ہیں۔ میں دریافت کرتا ہوں مراد آباد کے برتن۔ ڈھاکہ کی ململ اور ڈھاکہ کا دو پٹہ۔ پنجاب کی لنگی۔ چندیری بنارس کی ساڑھی۔ دہلی کی پگڑی سادہ کاری۔ آگرہ کی سوسی اس وقت بند میں سوائے تمدن جنگیوں کے کون خریدار ہو گا۔ ہائے ان فاقہ کشوں کے

شوں پر جنکو توتے بیچیں۔ گدا اور دور ہوئے جیر پھاڑ کے ڈالے اور کھتری دیکھو
ہیں بے گور و کفن اور مرگھٹ کے پڑے سڑتے ہیں۔ کوئی بھی پرسان حال نہیں
رتا ہائے صاحبو۔ ترحم و کرم اور انصاف کو کام میں لاؤ۔ اپنے اپنے مذہبی
سود کو پہچانو ؛

ملکی سودی کا دوسرا نمبر ۲ جو خارج ازبیانی کے باعث نمبر ۲ کی انتظامی حالت
تجارت کی جانب مخاطب ہو فاقہ کشی کا خدا نہ کرے آپ لوگوں کو مزا ہی
کبھی نہ ملا بلکہ نہ ملی آپ ہی انصاف کی عینک لگا کر ساوی اور برابر ہونے
کی آپ ہی لوگوں کو فکر نہ ہو تو کس کی بنائی سودیشی وہ ہی غرض ہے تا جسکی
تعلیم ہو وہی ہر شہر قصبہ کے بزرگ کرنے لگے۔

مقصودی گزارش

جسقدر چندہ جمع ہے اور جمع کیا جا رہا ہے اور جمع کیا جاوے اس سے غلاس
نرخ سے خریدو جو غیر ملک والے خریدتے ہیں اور اپنی حق المحنت اور خرچ ہر
قسم مع قیمت غلہ و کرایہ وغیرہ اصل مال پر لگا کر فی روپیہ ایک پائی منافع کی لگا کر
عام و خاص میں فروخت کرو پھر دیکھو غیر ملک والے کیسا فلہ باہر لے جاتے ہیں
یا گورنمنٹ روکتی ہے یا کیا۔ اگر منظور نہ ہو تو اپنی رائے مدلل سے عام میں شہیر
کیجئے۔ اسمیں حیلہ حوالہ کرنا بہت دہرمی یا ایمانداری کہی جائیگی ؛

المراقم نامہ نگار افضل الاخبار۔ نظم لطیف مار از لشکر گوالیار

بخطاب عطیہ حضرت راسخ سخنور کا مجمد [illegible] فواج مضامین

نوٹ ۔ حضرت مجھے اسبارہ میں پہلے افضل کے خاص مضمون میں کچھ
اس کی بابت لکھا ہے انجانب کی اور آپکی رائے ملتی جلتی ہے ؛ ذبیح [illegible]

تری فرقت کی چنگاری نے ظالم اک جہاں پھونکا
ادھر چمکی ادھر سلگی یہاں پھونکا وہاں پھونکا

بس مولانا ذبیح آپنے تو مار ہی ڈالا تھا۔ آخر اس چپ کی کوئی انتہا بھی تھی۔ واحد
وہ تو خدا بھلا کرے مولانا ذبیح صاحب کا کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو گئے ورنہ
سب کا اشتغال تھا۔ غیر بہر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے سند راسخ تسلیم
ارسال خدمت ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

بی سرودی کی سرودی کے علاوہ میاں محمد صاحب کا دو منہ بولنے زندہ دلی
بنا رکھا ہے۔ اس پر بے اعتنائی مروہ پر گدگدی مار رہی ہے ؎

سنبھل بیٹھے ابھی ہم تو لگا نادل کا سخت مشکل ہوا اب آپ ہو گئے دل کا

اپنی تو عجیب کیفیت ہے۔ دیو بغا

غم فرقت سہوں ہائے یار کیونکر — اٹھے مجھ نا دے یہ بار کیونکر
زبان بنی ہے ہائے ضعف کے بند — کریں پھر آپ سے گفتار کیونکر
نہیں جب دل ہی قابو میں ہمارے — رہے مخفی بھلا اسرار کیونکر
نہ کہتے بیچے دل گر عاشقوں کا — ہیں کہتا آپ کو دلدار کیونکر
نہیں ہے داغ دل چوں شمع روشن — بجھے باد نفس سے یار کیونکر
ڈراتے ہیں مجھے یہ ابر گیسو — بھلاؤں بوسہ رخسار کیونکر
تمہاری بزم میں آنے کی مجھ کو — اجازت دیں بھلا اغیار کیونکر
نہیں جب بخت ہی بیدار عاشق — ہے پھر وہ لشکر بیدار کیونکر

فقط۔ یارہ زندہ صحبت باقی

راقم آپکا قدیم زندہ دل محمد اکبر پوری۔ سید محمد اسرائیل

ایک محفل رقص و سرود میں دو قسم کے ارباب نشاط موجود تھے۔ ایک بھانڈ یا نقال دوسر
طوائف یا رنڈی اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو دو شخص ہم پیشہ ہوتے ہیں ہمیشہ ایک دوسرے کو
حسد کرتے ہیں اور ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میرا عمل زیادہ درخشنت ہو یا ہماری بنیاد
آو بھگت ہو اور فریق ثانی ذلیل و رسوا ہو چنانچہ رنڈی اور بھانڈ بوجہ ہم پیشہ ہونے کے
ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتے ہیں اور جہاں دونوں فریق موجود ہوں تو مقابلہ
دیکھنے کے لائق ہوتا ہے ؛

بھانڈ ۔ کھوبی زمین جان ۔ کچھ طبع آزمائی ہوتی ہے۔

زمین ۔ ہم بیچاری کیا جانیں۔ تمہارے سے کون جیتے۔

بھانڈ ۔ نہیں صاحب ہم نہیں مانینگے۔ ہم آپ کی تعریف سن چکے ہیں۔

زمین ۔ تعریف کے قابل تو تم ہو ہم تو یوں ہی بک بیٹھے ہیں۔

بھانڈ ۔ ہے ہذا القیاس۔ عشق نہیں تو نہیں مجھی تو کچھ فرمایئے تو۔

زمین ۔ اچھا سنو۔

بھانڈ ۔ گستاخی معاف لیکن غزل [illegible] محفل [illegible] ہوتی ہے [illegible]

رنڈی ۔ اچھا سنو۔

بے تکی غزل

سنتے ہی آواز مرغ سحر کی — نقل زمانہ یار سے لی راہ گھر کی
رخصت ہے اس کا خط پڑا پیشاب — واہ کیا بات ہے یار کے قہر کی
کل جو عقد ہوا سالہ اس کے — جب کہ پہرائی ہوئی دی مہر کی
میں نے جو ایک بوسہ غفلت میں لیا — اللہ رے شرم منگائی پیالی زہر کی
[illegible] نہ وہ پیار [illegible] — رام کرے مرتے دم ایسی ہو کی

[illegible]